رہے، کیوں کہ اب وہ زمینوں کے مالک ہونے کے ناتے صاحبِ جائداد اور چوہدری کہلاتے تھے۔ اُنہیں بھلا دودھ اور شہد سے لبریز اس دھرتی کی کیسے قدر ہوسکتی تھی۔

---آج مریاخیل کے باسیوں، خصوصاً نئی نسل کی لاپروائیوں اور کوتاہیوں، باہمی نااتفاقی، روز بروز کے لڑائی جھگڑوں اور محنت سے جی چرانے کی وجہ سے کچھ زمینیں اونے پونے داموں بک چکی ہیں اور کچھ بھاری قرضوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہیں۔ نوجوانوں کی معقول تعلیم و تربیت نہ ہونے کی وجہ سے بے روزگاری عام ہے، اور نوجوان نسل آوارہ گردی، نشہ اور چوری و ڈکیتی جیسی برائیوں کا شکار ہے جس کے نتیجے میں پولیس کا گاؤں میں آنا ایک معمول بن گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مریاخیل کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ پولیس والوں کی جیب میں چلا جاتا ہے۔ اتنا پرانا گاؤں ہونے کے باوجود گریجویٹس تو صرف چند ایک ہی ہیں، مگر ایف-اے افراد کی تعداد بھی انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے۔ صرف پچھلے دو سال کے عرصے میں گاؤں کے چار افراد قتل ہو چکے ہیں، اور مریاخیل سے عقیدت و محبت رکھنے والا ہر فرد اس کے مستقبل کے بارے میں پریشان اور فکرمند ہے۔"

غریب ممالک کے قرضے اور "گروپ-۸" کا اقدام ــــ ردِعمل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کو دو ہزار سال پورے ہونے پر مسیحی دُنیا اور بالخصوص کیتھولک برادری جشن منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ کیتھولک چرچ اس موقع پر جن "تاریخی" اقدامات کی توقع رکھتا ہے، ان میں سے ایک دُنیا کی امیر ترین قوموں کی جانب سے تیسری دُنیا کے ممالک کے قرضوں کی معافی بھی ہے۔ اس مقصد کے لیے گزشتہ دو تین برس سے مہم چلائی جا رہی ہے۔ آٹھ صنعتی ملکوں کی تنظیم (گروپ-۸) پر مسلسل دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ اقدامات

کرے۔اس تنظیم میں شامل ملک ہی عالمی اقتصادی اداروں ـــــ عالمی بنک، اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ ـــــ کو کنٹرول کرتے ہیں۔

گزشتہ جون میں ''گروپ-۸'' کی سربراہی کانفرنس جرمنی کے شہر کولون میں منعقد ہوئی جہاں Cologne Debt Initiative کا اعلان کیا گیا۔اس کے مطابق عالمی بنک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی طے کردہ شرائط کے ساتھ ۷۰ ارب امریکی ڈالر کے قرضے معاف کر دیے جائیں گے۔

پاکستان میں قرضوں کے خاتمے کے لیے کوشاں ''کمیشن برائے امن و انصاف'' نے اس اقدام کو مسترد کر دیا ہے۔اس کے نزدیک تین برسوں میں ۱۹ غریب ملکوں کو جو امداد یا سہولت ملے گی، یہ بہت تھوڑی ہے۔''کمیشن برائے امن و انصاف'' نے غریب ممالک کے قرضے معاف کیے جانے کی اپنی مہم اسی سال کے آغاز میں شروع کی تھی، اور ۶۳۰۸۴ افراد کے دستخطوں کے ساتھ کولون سربراہی کانفرنس کے موقع پر یادداشت پیش کی تھی۔کمیشن کو اس مہم میں ۱۲۰ غیر سرکاری تنظیموں کی حمایت حاصل ہے۔ان تنظیموں کو زیادہ تر مسلمان اور اصحاب درد چلا رہے ہیں۔

''کمیشن برائے امن و انصاف'' نے ۲ اگست ۱۹۹۹ء کے اپنے اجلاس میں طے کیا کہ پاکستان کے جو قرضے ختم ہوں گے، اُن کی رقم عوامی بہبود کے کاموں یعنی تعلیم، صحت، صفائی، غربت کے خاتمے وغیرہ میں استعمال ہونا چاہیے، اور اس مقصد کے لیے ایک دستخطی مہم چلائی جائے اور دسمبر ۱۹۹۹ء تک پچاس ہزار افراد کے دستخط حاصل کر کے وزیر اعظم کے سامنے مطالبات رکھے جائیں۔

اس اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ ''جوبلی ۲۰۰۰ء مہم'' کے تحت حکومت پر زور دیا جائے گا کہ عوام کی فلاح و بہبود پر مبنی اقتصادی نظام نافذ کیا جائے اور اس میں عوام کی شراکت لازمی ہو۔

اجلاس میں مزید طے کیا گیا کہ کولون سربراہی کانفرنس کے لیے جو دستخطی مہم شروع کی گئی تھی، یہ مسلسل جاری رہے گی۔''ہم سمجھتے ہیں کہ ہم گروپ-۸ کی اگلی سربراہی کانفرنس جو جولائی ۲۰۰۰ء

میں اوکی ناوا (جاپان) میں ہوگی، تک انتظار نہیں کرسکتے۔ ہزارے کا خاتمہ یا نئے ہزار سال کا آغاز ایک غیر معمولی موقع ہے، اور غیر معمولی فیصلوں کا تقاضا کرتا ہے۔''

''کمیشن برائے امن و انصاف'' کی مہم اس لحاظ سے بڑی کامیاب ہے کہ ''اس نے بین الاقوامی مالیات کا مسئلہ گلیوں تک پہنچا دیا ہے۔''

''کمیشن برائے امن و انصاف'' کی سربراہ آنسہ نورس نواب نے بتایا کہ ''یہ بات اہم ہے کہ مسلمانوں کے اکثر گروہوں کی تائید ہمیں حاصل ہے، جب کہ ہم نے چرچ کی جانب سے بھرپور مدد فراہم کی ہے۔'' اسی طرح مسلمان صحافی ضیغم خان نے آنسہ نورِس نواب کی تائید کی کہ ''ایک اقلیتی گروہ نے قومی مسئلہ اٹھایا اور مسلمانوں نے اس کا ساتھ دیا۔''

حکومتی اعداد و شمار کے مطابق پاکستان تقریباً ۳۶ ارب امریکی ڈالر کا مقروض ہے، اگرچہ بعض آزاد ذرائع کے مطابق یہ رقم اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک ماہر اقتصادیات جناب شاہد کاردار کے مطابق پاکستان کا قرضہ اس کی کل سالانہ پیداوار کا ۹۰ فی صد ہے۔ سود اور قرضوں کی ادائیگی پر اٹھنے والی رقم کل حکومتی اخراجات کا ۴۷ فی صد ہے، مگر قرضوں کے اس بھاری بوجھ سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آج بھی قومی آمدنی کا صرف دو فی صد تعلیم اور ایک فی صد صحت کی سہولتوں کی فراہمی پر خرچ ہو رہا ہے۔

۱۹۹۷ء کی عالمی ترقیاتی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی ۱۲ فی صد آبادی ازحد غریب ہے۔ اور ''انسانی ترقیاتی انڈکس'' میں پاکستان دُنیا کی اقوام میں ۱۳۹ ویں نمبر پر ہے۔

اکیسویں صدی اور بین المذاہب مکالمہ:

[۲۸ اگست ۱۹۹۹ء کو اواری ہوٹل لاہور میں ''قومی مسلم۔مسیحی رابطہ کمیشن'' کے سیکرٹری فادر جیمز چنن (او۔پی) کی دعوت پر ''اکیسویں صدی اور بین المذاہب مکالمہ'' کے موضوع پر ایک